حافظ محمد عبد الاعلیٰ درانی
برطانیہ

تعارفِ کتب

❶ نام کتاب: مولانا عبد الغفار حسن (حیات و خدمات)
تالیف و ترتیب: ڈاکٹر صہیب حسن (لندن)، ڈاکٹر سہیل حسن (اسلام آباد)
صفحات: ۶۰۰
ناشر: مکتبہ اسلامیہ غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور

حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل کے ساتھیوں سے اپنا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا تھا: ''میں اپنے آبا کے مذہبِ توحید کا پیروکار ہوں۔'' ﴿وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَاءِي﴾ (یوسف:۳۸)

یعنی خاندانی عظمت وہاں قابل تعریف ہے جہاں عقیدہ سلامت اور خاندانی تاریخ قابل قدر ہو۔ مولانا صہیب حسن خوش نصیب ہیں کہ وہ ایک ایسے علمی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جس کی آب و تاب پر پوری ایک صدی گزر چکی ہے اور سو سال سے یہ خاندان توحید و سنت کی آبیاری کرنے میں مشغول ہے۔ مولانا صہیب حسن کے پردادا مولانا عبد الجبار عمرپوری (ولادت ۱۲۷۷ھ، وفات ۱۳۳۴ھ)، دادا مولانا حافظ عبد الستار حسن اور والد مولانا عبد الغفار حسن تینوں اسلامی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہیں۔ خود مولانا صہیب حسن علوم قدیم وجدید کا حسین سنگم ہونے کے ناطے برصغیر اور یورپ میں ایک مقام رکھتے ہیں۔ اُمیدِ واثق ہے اور ہم دعاگو ہیں کہ اگلی نسلیں بھی اپنے اس خاندانی اعزاز کو ہاتھ سے جانے نہیں دیں گی۔

مولانا عبد الغفار حسن مرحوم ایک وسیع علمی پس منظر رکھتے تھے۔ ان کی سرگرمیوں کا مرکز و محور زیادہ تر درس و تدریس رہا۔ برصغیر پاک و ہند کے مختلف دینی مدارس میں تدریس کے بعد مدینہ یونیورسٹی جیسے عالمی ادارے میں سولہ سالہ تدریس علوم حدیث واقعی آپ کا طرۂ امتیاز رہا۔ فیصل آباد میں جامعہ تعلیماتِ اسلامیہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہنے کے ساتھ ساتھ آپ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن بھی رہے جو خالص کتاب و سنت کی ترجمانی کا مظہر تھا۔ اپنوں بیگانوں کی بے اعتنائی اور مخالفت کے باوجود نو سال تک اس کے رکن رہے اور ہر موقع پر آپ نے قرآن و سنت کی ترجمانی کی۔ کسی خاص فقہ کی بجائے خالص قرآن و سنت کی بات صرف وہی کر سکتا

ہے جو تقلیدی بندشوں سے آزاد اور قرآن و سنت کا بے پایاں علم رکھتا ہو۔ مولانا حسن کا وسیع علمی و نظریاتی پس منظر ان کے بہت کام آیا۔

۱۹۴۱ء سے ۱۹۵۷ء تک مسلسل سولہ سال آپ جماعتِ اسلامی سے بھی وابستہ رہے بلکہ دو دفعہ اس کے قائم مقام امیر ہونے کا اعزاز بھی ملا اور قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ پھر ۱۹۵۷ء میں مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا عبد الجبار غازی، حکیم عبد الرحیم اشرف، ڈاکٹر اسرار احمد اور سلطان احمد جیسے اکابر سمیت جماعتِ اسلامی سے علیحدہ ہوگئے تو ان کے ساتھ ہی مولانا عبد الغفار حسن نے بھی جماعت کا ساتھ چھوڑ دیا۔

زیر تبصرہ کتاب میں مولانا عبد الغفار حسن کی متنوع خدمات تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ واقعتاً ان منتشر پھولوں کو ایک خوبصورت گلدستہ کی شکل دینے کے لیے ڈاکٹر صہیب حسن اور ان کے بھائی ڈاکٹر سہیل حسن نے بڑی محنت کی ہے۔

قابل ذکر امر یہ ہے کہ خاندان عمرپور جس طرح علوم عربیہ، دینیہ میں ممتاز رہا، اسی طرح عقیدہ میں سلفی منہج کا داعی و امین بھی رہا جو در حقیقت شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی کے شاگرد رشید مولانا عبد الجبار عمرپوری کی باقیات صالحات ہیں۔

اس کتاب کے پہلے حصے میں سولہ ابواب جن میں مورث اعلیٰ، علمائے عمرپور، تذکرہ مولانا عبد الغفار حسن، دار الحدیث بنارس کا قیام، جماعتِ اسلامی سے وابستگی کی روداد، پاکستان کے مختلف علاقوں میں مولانا عبد الغفار حسن کے قیام اور حجازِ مقدس میں بحیثیتِ مدرس جانے کا تذکرہ، غیر ملکی اسفار، مشہور طلبہ کے نام، تحقیقی و تصنیفی خدمات اور گھریلو حالات لکھے گئے ہیں۔ دوسرے حصے میں مولانا کے افرادِ خاندان کے مضامین ہیں اور تیسرے حصے میں مولانا عبد الغفار حسن کے مکالمات (انٹرویوز) اور آخر میں کچھ توضیحات دی گئی ہیں۔

الحمد للہ مولانا ڈاکٹر صہیب حسن کی محنت سے پوری صدی کی ایک تاریخ جمع ہوگئی ہے، جو نہ صر ف ان کے خاندان کی تاریخ ہے بلکہ برصغیر کی دینی و سیاسی سرگرمیوں اور تحریکوں کی ایک جھلک بھی ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علمی خانوادے کو اپنی نیک روایات و خدمات نہ صرف باقی رکھنے کی ارزانی فرمائی بلکہ جدید عصری چیلنج کا جواب دینے کی بھی توفیق دے۔ عمر کے آخری حصہ میں مولانا عبد الغفار حسن مرحوم اس کے لیے ماہی بے آب کی طرح تڑپتے تھے اور اپنے شاگردوں کو ہر ملاقات میں اس کے لیے تیار بھی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اگرچہ اُنہیں زندگی میں یہ دیکھنے کا موقع نہ دیا لیکن ان کی یہ اُمنگ ان کے صلبی اور روحانی جانشینوں کے لیے ایک اہم وصیت کا درجہ رکھتی ہے۔